عورتوں کا قبرستان جانا

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

عورت قبرستان جاسکتی ہے۔اسلام نے اس کی اجازت دی ہے۔ابتداء میں قبرستان جانے سے منع کیا گیا تھا،لیکن بعدازاں یہ ممانعت منسوخ ہوگئی اورعورتوں کوقبرستان جانے کی اجازت دے دی گئی۔

پہلے ممانعت والی حدیث ملاحظہ فرمائیں اور پھراس کی منسوخیت کے دلائل۔

ممانعت والي حديث :

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُورِ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت زیادہ قبرستان جانے والی عورتوں پرلعنت فرمائی۔''

(مسند الإمام أحمد : 337/2، 356، سنن الترمذي : 1056، وقال : حسنٌ صحيحٌ، سنن ابن ماجه : 1576، صحيح ابن حبّان : 3178، وسندهٔ حسنٌ)

يه ممانعت منسوخ هے :

قبروں کی زیارت سے مردوں اورعورتوں سب کومنع کیا گیا تھا،لیکن بعد میں یہ ممانعت منسوخ کر کے سب کواجازت دے دی گئی۔یہ حدیث اس دور کی ہے،جب قبروں کی زیارت منع تھی۔

امام حاکم رحمہ اللہ اس اوراس جیسی دیگر احادیث کے بارے میں فرماتے ہیں:

هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ الْمَرْوِيَّةُ فِي النَّهْيِ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ مَنْسُوخَةٌ .

''زیارتِ قبور سے ممانعت کے بارے میں مروی یہ احادیث منسوخ ہیں۔''

(المستدرك على الصّحيحين : 1385)

امام حاکم رحمہ اللہ کی یہ بات بالکل درست ہے، درج ذیل دلائل بھی اسی موقف کی تائید کرتے ہیں۔

دلیل نمبر ① :

عبد اللہ بن ابو مُلیکہ تابعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں :

إِنَّ عَائِشَةَ أَقْبَلَتْ ذَاتَ يَوْمٍ مِّنَ الْمَقَابِرِ، فَقُلْتُ لَهَا : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ! مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتِ؟ قَالَتْ : مِنْ قَبْرِ أَخِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ، فَقُلْتُ لَهَا : أَلَيْسَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ؟ قَالَتْ : نَعَمْ، كَانَ قَدْ نَهٰى، ثُمَّ أَمَرَ بِزِيَارَتِهَا .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایک دن قبرستان کی جانب سے آئیں، تو میں نے ان سے دریافت کیا: ام المومنین! آپ کہاں سے آئی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اپنے بھائی عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر سے۔ عرض کیا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت سے منع نہیں فرمایا تھا؟ سیدہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں: جی منع تو فرمایا تھا، لیکن بعد میں قبروں کی زیارت کا حکم فرما دیا تھا۔''

(المستدرك على الصّحيحين للحاكم :376/1، السنن الكبرٰى للبيهقي :78/3، التمهيد لما في المؤطّأ من المعاني والأسانيد :233/3، وسندهٗ صحيحٌ)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ”صحیح“ قرار دیا ہے۔(تلخیص المستدرك :376/1)

حافظ عراقی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ”جید“ کہا ہے۔(تخریج أحادیث الإحیاء : 2608/6)

حافظ بوصیری لکھتے ہیں :

هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ، رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ .

”یہ سند صحیح اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔“(مصباح الزجاجة : 568)

سنن ابن ماجہ (1570) کے الفاظ یوں ہیں :

رَخَّصَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ .

”پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے کی اجازت دے دی۔“

دلیل نمبر ② :

سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فَزُورُوهَا .

”میں آپ کو قبروں کی زیارت سے منع کرتا تھا، لیکن اب آپ قبرستان چلے جایا کریں۔“(صحیح مسلم : 977)

یہ حدیث عام ہے، جس میں مرد وعورت دونوں شامل ہیں۔ مذکورہ بالا حدیث بھی یہی بتاتی ہے۔

دلیل نمبر ③ :

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

فَزُورُ الْقُبُورَ، فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ .

”قبروں کی زیارت کیا کریں، کیونکہ یہ موت کی یاد دلاتی ہیں۔“

(صحیح مسلم : 976)

یہ حدیث بھی عام ہے، کیونکہ موت کی یاد مرد و عورت دونوں کی ضرورت ہے۔

دلیل نمبر ④ :

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسولِ اکرم ﷺ سے عرض کیا : جب میں قبرستان جاؤں، تو کیا دُعا کروں؟ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قبرستان کی زیارت کے وقت یہ دُعا کیجیے:

السَّلَامُ عَلٰی أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ .

''ان گھروں والے مؤمنوں اور مسلمانوں پر سلامتی ہو۔ اللہ تعالیٰ پہلے اور بعد میں آنے والوں سب پر رحم فرمائے۔ ہم بھی اللہ نے چاہا تو تم سے ضرور ملنے والے ہیں۔'' (صحیح مسلم : 974)

اس حدیث سے بھی واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ عورت قبرستان جا سکتی ہے، ورنہ رسولِ اکرم ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بتاتے کہ عورت کا قبرستان میں جانا ہی جائز نہیں، تو وہ دُعا کیا کرے گی؟

دلیل نمبر ⑤ :

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ کا گزر ایسی عورت کے پاس سے ہوا، جو ایک قبر پر بیٹھی رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا:

اِتَّقِي اللّٰهَ، وَاصْبِرِي . ''اللہ سے ڈر جایئے اور صبر کیجیے۔''

نیز فرمایا:

إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولٰى .

''معتبر صبر وہی ہے، جو مصیبت و پریشانی کے شروع سے کیا جائے۔''

(صحيح البخاري : 1283، صحيح مسلم : 926)

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے بَابُ زِیَارَةِ الْقُبُورِ (قبروں کی زیارت کا بیان) میں بیان کرتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ عورت قبرستان جا سکتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور صبر کرنے کا حکم تو دیا،لیکن قبرستان میں آنے سے منع نہیں فرمایا۔عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے پیاروں کی قبروں پر جا کر ان کے لیے دُعا کریں، موت کو یاد کریں اور آخرت کی فکر کو تازہ کریں، وہاں بے صبری کا مظاہرہ ہرگز نہ کریں۔

دلیل نمبر ⑥ :

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبد الرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ عنہما فوت ہو گئے، جب ان کی میت مکہ مکرمہ میں لائی گئی، تو سیدہ رضی اللہ عنہا سفر پر تھیں۔جب مکہ پہنچیں، تو فرمایا: مجھے ان کی قبر دکھاؤ۔لوگوں نے قبر دکھائی، تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے ان کے لیے دُعا فرمائی۔

(مصنّف ابن أبي شيبة : 360/3، وسندهٗ صحيحٌ)

ان دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت کا قبرستان میں جانا جائز ہے۔شروع میں مردوں اور عورتوں دونوں کو قبرستان میں جانے سے منع فرمایا گیا تھا،لیکن بعد میں دونوں کے لیے جائز کر دیا گیا۔

تنبیہ ① :

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکثرت قبرستان جانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔(مسند الإمام أحمد : 442/3، سنن ابن ماجه : 1574، المعجم الكبير للطبراني :3591)

اس کی سند امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ''تدلیس'' کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔

اسی طرح سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہی مروی ہے۔(مسند الإمام أحمد :229/1، سنن أبي داوٗد :3236، سنن الترمذي :320، سنن النسائي :2043)

یہ بھی ''ضعیف'' ہے، ابوصالح باذام کے متعلق حافظ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

قَالَ الْـأَكْثَرُونَ : لَا يُحْتَجُّ بِهٖ .

''اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ اس کی بیان کردہ حدیث کو دلیل نہیں بنایا جا سکتا۔''

(خلاصة الأحكام :1044/2)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

اَلْجُمْهُورُ عَلٰى أَنَّ أَبَا صَالِحٍ، هُوَ مَوْلٰى أُمِّ هَانِئٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ .

''جمہور محدثین کے نزدیک ابوصالح، امِ ہانی کا غلام ہے اور یہ ضعیف ہے۔''

(التّلخيص الحبير :137/2، ح :798)

تنبیہ ② :

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے منسوب ایک روایت کا مفہوم یہ ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا کہ وہ گھر سے باہر کیوں گئی تھیں؟ تو انہوں نے عرض کیا : میت کے گھر والوں سے تعزیت کے لیے گئی تھی۔فرمایا : شاید آپ ان کے ساتھ قبرستان بھی گئی تھیں؟ عرض کیا : اللہ کی پناہ کہ میں قبرستان میں جاؤں۔ میں نے تو اس بارے میں آپ سے سن بھی رکھا ہے۔اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

لَوْ بَلَغْتِهَا مَعَهُمْ؛ مَا رَأَيْتِ الْجَنَّةَ، حَتّٰى يَرَاهَا جَدُّ أَبِيكَ .

''اگر آپ ان لوگوں کے ساتھ قبرستان چلی جاتیں، تو اس وقت تک جنت کو نہ دیکھ پاتیں، جب تک آپ کے پردادا اسے نہ دیکھ لیتے۔''

(مسند الإمام أحمد :168/2، 223، سنن أبي داوٗد :3123، سنن النسائي :1881،

المستدرك للحاكم :1/373)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (3177) نے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ اسے بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ .

”یہ حدیث امام بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔“

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت بھی کی ہے۔

حافظ منذری رحمہ اللہ (4/357-359) اور حافظ بوصیری (اتحاف الخیرۃ المہرۃ:2/508) نے اس کی سند کو ”حسن“ اور حافظ ابن قطان فاسی رحمہ اللہ (بیان الوہم والایہام :5/618، ح:2837) نے اس حدیث کو ”حسن“ قرار دیا ہے۔

اگرچہ اس کا راوی ربیعہ بن سیف معافری جمہور محدثین کرام کے نزدیک ”موثق، حسن الحدیث“ ہے، لیکن اس کی بیان کردہ یہ روایت ”منکر“ ہے۔

امام بخاری (التاریخ الکبیر :3/290) اور امام ابن یونس (میزان الاعتدال للذہبی : 2/43) رحمہما اللہ فرماتے ہیں:

عِنْدَهٗ مَنَاكِيرُ .

”اس نے کئی منکر روایات بیان کی ہیں۔“

امام بخاری رحمہ اللہ یہ بھی فرماتے ہیں:

رَوٰى أَحَادِيثَ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ .

”اس نے کئی منکر روایات بیان کی ہوئی ہیں۔“(التاریخ الأوسط : 1464)

نیز اسے ”منکر الحدیث“ بھی قرار دیا ہے۔(أیضًا :1491)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: كَانَ يُخْطِئُ كَثِيرًا .

''یہ بہت زیادہ غلطیاں کرتا تھا۔''(الثقات : 301/6)

علامہ، ابو محمد، عبد الحق، اشبیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيفُ الْحَدِيثِ، عِنْدَهٗ مَنَاكِيرُ .

''اس کی بیان کردہ حدیث ضعیف ہے اور اس نے منکر روایات بیان کی ہیں۔''

(الأحكام الوسطى : 152/2)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صَدُوقٌ، لَهٗ مَنَاكِيرُ .

''یہ ہے تو سچا، لیکن اس نے کئی منکر روایات بھی بیان کی ہیں۔''

(تقريب التهذيب : 1906)

۞ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ لَا يَثْبُتُ .

''یہ حدیث ثابت نہیں۔''

(العلل المتناهية : 421/2)

۞ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) نے اس کی سند کو ''ضعیف'' کہا ہے۔

(خلاصة الأحكام: 1005/2)

۞ حافظ ابن عبد الہادی رحمہ اللہ (۷۴۴ھ) نے اس روایت کو ''منکر'' کہا ہے۔

(المحرّر في الحديث، ص 328)

۞ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) نے بھی ''منکر'' کہا ہے۔

(المهذب في اختصار السنن الكبير : 1428/3)

لہٰذا یہ روایت ''منکر'' ہے، جو کہ ''ضعیف'' ہی ہوتی ہے۔

اگر اسے ''صحیح'' تسلیم کر بھی لیا جائے، تو مذکورہ دلائل کی روشنی میں یہ منسوخ ہے۔

تنبیه ③ :

ایک روایت میں ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے بھائی عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کی قبر پر آئیں اور کچھ اشعار پڑھ کر کہا:

وَاللّٰهِ! لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ إِلَّا حَيْثُ مُتَّ، وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ .

''اللہ کی قسم! اگر میں آپ کی تدفین کے وقت موجود ہوتی، تو آپ کو وہیں دفن کیا جاتا، جہاں آپ فوت ہوئے تھے اور اگر میں موجود ہوتی، تو آپ کی قبر کی زیارت کے لئے نہ آتی۔''(سنن الترمذي : 1055)

اس روایت کی سند ابن جریج رحمہ اللہ کی ''تدلیس'' کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔

مصنف عبد الرزاق (517/3) اور الاوسط لابن المنذر (464/5) میں اگرچہ سماع کی تصریح ہے، لیکن اس میں امام عبد الرزاق رحمہ اللہ کی ''تدلیس'' موجود ہے۔ مزید یہ کہ اس میں مذکورہ الفاظ بھی نہیں۔

مسلك احناف :

علامہ سرخسی حنفی (483ھ) لکھتے ہیں:

اَلْأَصَحُّ عِنْدَنَا أَنَّ الرُّخْصَةَ ثَابِتَةٌ فِي حَقِّ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَمِيعًا .

''ہمارے نزدیک راجح بات یہی ہے کہ قبرستان جانے کی رخصت مردوں اور عورتوں، دونوں کے لیے ثابت ہے۔''(المبسوط : 10/24)

فتاوی عالمگیری میں لکھا ہے:

لَا بَأْسَ بِزِيَارَةِ الْقُبُورِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى،

وَظَاهِرُ قَوْلِ مُحَمَّدٍ رَّحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَقْتَضِي الْجَوَازَ لِلنِّسَاءِ أَيْضًا، لِأَنَّهُ لَمْ يَخُصَّ الرِّجَالَ .

''قبروں کی زیارت میں کوئی حرج نہیں۔امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے، جبکہ امام محمد رحمہ اللہ کے قول کے ظاہری الفاظ یہ تقاضا کرتے ہیں کہ عورتوں کے لیے بھی قبرستان جانا جائز ہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے مردوں کو خاص طور پر اجازت نہیں دی۔'' (فتاویٰ عالمگیری:5/350)

الحاصل :

عورتوں کا قبرستان جانا جائز ہے،اس میں کوئی قباحت نہیں۔ممانعت والی احادیث منسوخ ہیں اور یہ ممانعت مردوں اور عورتوں، دونوں کے لیے تھی، جو بعد میں ختم کر دی گئی۔البتہ نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق عورت کو قبرستان جا کر صبر سے کام لینا چاہیے اور قبرستان کی زیارت کا مقصد صرف موت اور آخرت کی یاد ہونا چاہیے۔